إنما المؤمنون إخوة فأصلحوا بين أخويكم

تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ

تہمتِ وہابیت اور علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی صاحب مدظلہ العالی

پسند فرمودہ

حضرت مفتی عبد المجید دین پوری مدظلہ

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾

"تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ۔"

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہ

ناشر

مکتبة الشیخ

۳/۳۲۵ بہادر آباد کراچی نمبر ۵

فون: ۰۲۱۳-۴۹۳۵۴۹۳

۰۳۲۱-۲۲۷۷۹۱۰

نام کتاب .... تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند

مؤلف .... جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہٗ

ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۳/۴۴۵ بہادرآباد کراچی

اسٹاکسٹ: **مکتبہ خلیلیہ**

دکان ۱۹، اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔

دیگر ملنے کے پتے

کتب خانہ اشرفیہ .... اردو بازار، کراچی
زم زم پبلشرز .... اردو بازار، کراچی
کتب خانہ مظہری .... گلشن اقبال، کراچی
اقبال بک سینٹر .... صدر، کراچی
دارالاشاعت .... اردو بازار، کراچی
اسلامی کتب خانہ .... بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبہ انعامیہ .... اردو بازار، کراچی
مکتبہ عمر فاروق .... شاہ فیصل کالونی، کراچی
مکتبہ رحمانیہ .... لاہور
ادارہ اسلامیات .... لاہور
مکتبہ قاسمیہ .... لاہور
مکتبہ حرمین .... لاہور
المیزان .... لاہور
مکتبہ حقانیہ .... ملتان
مکتبہ رشیدیہ .... کوئٹہ

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	پسند فرمودہ..... حضرت مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ	۸
۲	سبب تالیف	۹
۳	واحسرتا	۱۰
۴	مخالفین کے متعلق علماء دیوبند کا طرز عمل	۱۵
۵	حنفی مذہب والوں کا خون حلال ہے	۲۲
۶	غیر منقسم ہندوستان میں مذہبی تناظر	۲۵
۷	محمد علی مونگیری کا خط مولوی احمد رضا خاں کے نام	۲۶
۸	فتنہ وہابیت	۲۷
۹	علمائے دیوبند کی طرف وہابیت کی نسبت کیوں کی گئی؟	۲۹
۱۰	مخالفین کی ایذاء برداشت کرنا انبیاء کی سنت ہے	۳۰
۱۱	شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کا قول	۳۶
۱۲	وہابیوں کے عقائد	۳۷
۱۳	ایک پرلطف اور عجیب واقعہ	۴۱
۱۴	اہل حق کو وہابی کہنا محض بہتان ہے	۴۲
۱۵	نسبتِ وہابیت کی تکذیب	۴۲
۱۶	نسبتِ وہابیت کے دلچسپ واقعات	۴۵

انگریز مؤرخ ڈریپر نے اپنی کتاب "مذہب اور سائنس" میں ایک جگہ لکھا ہے:

"اسلام کی بڑھتی ہوئی فتوحات کو چارلس مارشل کی تلوار نے نہیں روکا بلکہ ان کے باہمی اختلاف اور فساد سے یورپ کو ان کے ہاتھ سے نجات ملی۔"

اور یہ حق ہے کہ ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی کو منتشر کرنے، اس کی قوت کو پارہ پارہ کرنے اور دشمن کو ان کی صفوں میں گھسنے کا موقع جتنا ان داخلی اختلافات نے دیا ہے اتنا خارجی حملوں نے نہیں دیا مذہبی تفریق اور تعصب اس درجہ کو پہنچ گیا تھا کہ اس کی نظیر شاید ہندوستان کی تاریخ میں نہ اس سے پہلے صدیوں میں ملے گی اور نہ بعد کے زمانے میں۔ بات دشنام طرازی، تکفیر اور افترا پردازی سے بڑھ کر مقدمہ بازی اور فوجداری تک جا پہنچی تھی اور ایک دو نہیں خاصی تعداد میں ایسے مقدمے غیر مسلموں کی عدالت میں پیش ہونے لگے جن پر غیر مسلم معاشرے کو ہنسنے کا موقع ملتا تھا۔

مولانا محمد علی مونگیری کا خط مولوی احمد رضا خاں کے نام:

اسی صورت حال کو دیکھ کر مولانا محمد علی مونگیری نے مولوی احمد رضا خاں کو کئی خط لکھے ایک خط جو ۱۳۱۳ھ میں لکھا گیا اس کا آخری پیراگراف یہ ہے:

"اب جیسے اخراج عن المساجد کا فتویٰ مشتہر ہوا جب سے ہمارے گروہ کو ذلت کا سامنا ہوا۔ کافر حاکموں کے سامنے ہم مجرموں کی طرح پکڑے ہوئے جاتے ہیں۔ ہمارے دین و ایمان کی کتابیں ان کے پیروں پر رکھی جاتی ہیں۔ ہم اور ہمارے علماء کھڑے ہو کر دیکھتے ہیں اور ہمارے مخالفین کو ڈگریاں ملتی ہیں۔ افسوس صد افسوس! ہمیں اپنے پاک مذہب کی یہ ذلت ذرا نظر نہیں آتی۔ مولانا! خدا کے لیے غور کیجئے اور دشمنان دین کو ہم پر اور ہمارے پاک مذہب پر ہنسنے کا موقع نہ دیجئے۔"

فتنہ وہابیت

قارئین حضرات! جو کچھ ہم نے اب تک لکھا گو بہت اختصار کے ساتھ لکھا ہے مگر اس کے مطالعہ سے آپ کو اس معاشرے کی نفسیات اور ماحول کی تلخی اور کشیدگی کو سمجھنے میں آسانی ہوگی جس میں تکفیر کے ساتھ ساتھ دیوبند کے علماء پر وہابی ہونے کا بھی الزام لگایا گیا۔ یہ الزام کیوں لگایا؟ کب لگایا اور کس پس منظر میں لگایا؟ اس کے متعلق حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اپنی کتاب "نقش حیات" میں لکھتے ہیں:

"مدینہ شریف میں مولوی احمد رضا خاں اپنے رسالہ حسام الحرمین جس میں انہوں نے علماء دیوبند کی تکفیر کی تھی مدینہ شریف کے علماء سے اس پر ان کی تصدیق کی مہر حاصل کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ (مؤلف) مولانا حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ ہم بالکل بے خبر تھے (کہ ہمارے خلاف یہاں کیا کوششیں ہو رہی ہیں) کہ خبر ملی کہ رسالہ حسام الحرمین پر علمائے مدینہ کے دستخط لیے جا رہے ہیں اور ہمارے اور اساتذہ کرام سے متعلق وہابیت کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔

قارئین حضرات! آگے جس کتاب کا ہم نے "مہند" کے نام سے حوالہ دیا ہے اس میں ان ۲۶ سوالوں کا جواب ہے جو علمائے حرمین نے رسالہ "حسام الحرمین" میں علمائے دیوبند پر لگائے ہوئے یہی الزامات اور بہتان پڑھ کر ان سے کیے تھے اور یہاں سے ان سوالوں کے جوابات بھیجے گئے تھے ان کو پڑھ کر مشائخ اور علمائے حرمین بہت خوش ہوئے اور ان جوابات کو عین کتاب وسنت کے مطابق پایا۔

جن علمائے حجاز مصر اور شام نے علمائے دیوبند کے جوابات کی تصدیق کی ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱- صاحب فضیلت شیخ محمد سعید بابصیل شافعی مکہ مکرمہ

۲- حضرت مولانا شیخ احمد رشید نواب مکی

۳- جناب مولانا شیخ محب الدین مہاجر مکی

۴- حضرت مولانا شیخ محمد صدیق افغانی مکی

۵- حضرت مولانا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ مکہ مکرمہ

۶- حضرت مولانا مفتی محمد علی بن حسین مالکی مکہ مکرمہ امام مسجد حرم

۷- حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی مدینہ منورہ

۸- جناب شیخ احمد بن محمد شنقیطی مالکی مدنی

۹- حضرت شیخ سلیم بشری جامعہ ازہر مصر

۱۰- حضرت مولانا سید ابوالخیر معروف بہ ابن عابد دمشق

۱۱- جناب شیخ مصطفیٰ بن شطی حنبلی دمشق شام

۱۲- حضرت شیخ محمود رشید عطاء شام

۱۳- حضرت الشیخ محمد البوش الحموی شام

۱۴- الشیخ محمد سعید الحموی دمشق شام

۱۵- الشیخ علی بن محمد الدلال الحموی دمشق

۱۶- الشیخ محمد ادیب الحورانی شام

۱۷- الشیخ عبدالقادر لاز ال دمشق

۱۸- حضرت الشیخ محمد سعید شام

۱۹- حضرت الشیخ محمد سعید لطفی الحمی

۲۰- حضرت فارس بن محمد حموی شام

۲۱- حضرت الشیخ مصطفیٰ الحداد شام

علمائے دیوبند کی طرف وہابیت کی نسبت کیوں کی گئی؟

مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اس کا سبب بتاتے ہوئے آگے لکھتے ہیں:

"چونکہ سلطان عبدالحمید خاں مرحوم کے اوائل زمانہ حکومت میں نجدیوں کا حجاز پر غلبہ ہو چکا تھا اور انہوں نے دس برس مکہ معظمہ اور آخر کے تین برس مدینہ منورہ میں حکومت کی تھی یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو تھے اور اپنے اعمال اور عقائد میں سخت غلو کرتے تھے انہوں نے حرمین کے لوگوں پر بہت زیادہ تشدد کیا تھا اور اپنے مخالف عقیدہ و اعمال والوں پر بہت ظلم توڑے تھے اس لیے اہل حرمین کو ان سے بہت زیادہ بغض اور نفرت تھی۔ بالآخر سلطان عبدالحمید خاں مرحوم نے خدیوی محمد علی پاشاہ مرحوم والی مصر سے صلح کے وقت یہ شرط کی کہ وہ عبدالوہاب کے عقیدت مندوں کو حجاز سے نکال باہر کرے۔ چنانچہ خدیوی مرحوم نے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو ایک بڑی فوج کے ساتھ بھیجا جس نے وہابیوں کے قبضے سے نجد کو آزادی دلوائی۔

اس زمانے سے حجاز میں یہ طریقہ جاری ہوگیا کہ جس شخص کے خلاف نفرت پھیلانا منظور ہوا اس کو وہابیت کی طرف منسوب کر دیا۔ اہل حجاز کو وہابیت سے اتنی نفرت ہوگئی تھی کہ